تاریخ: 2024/8/21

General Instructions

1. Give numbering to headings
2. Do not write lengthy paragraphs. Write medium sized paragraphs with headings.
3. Do not use table for comparison and contrast questions.
4. Draw figures/diagram/flowchart where needed.
5. Start new question from fresh page.
6. Give around 15 headings for 20 marks question.
7. Every question should have introduction and conclusion paragraphs.
8. Add Quran/Hadees references wherever possible.
9. Narrate incidents from the life of Holy Prophet (SAWW) and Khulafa-e-Rashideen.
10. Add one quotation of famous religious scholar in each question.
11. Change colour scheme for references to give them more visibility.
12. Manage time
13. Wide page borders are discouraged. Should be reasonable.
14. Avoid writing wrong references.
15. Give more weightage to expressedly asked part/s of the question.
16. Avoid writing wrong Quran/Hadith references. It puts extremely negative impression.

31

Areej Farooq

Batch 53

Mock Exam 2

Islamic Studies

Part - II

سوال نمبر ۵

اسلام میں عقیدۂ توحید کی وضاحت کریں۔ انسانی زندگی میں اس کی اہمیت بیان کریں۔ یہ ایک مومن کی زندگی کو کیسے متاثر کرتا ہے؟

دینِ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ دینِ اسلام میں عقیدۂ توحید کو مرکزی اہمیت حاصل ہے۔ کوئی بھی شخص دینِ اسلام میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ دل و جان سے عقیدۂ توحید پر ایمان نہ لاتا ہو۔ دینِ اسلام میں داخل ہونے کے لیے عقیدۂ توحید پر ایمان (لا الہ الا اللہ) [illegible] صفات میں ایک جانتا ہے۔ عقیدۂ توحید انسانی زندگی میں بہت اہمیت کا حامل ہے۔ یہ مومن کی زندگی کو درج ذیل طریقوں سے متاثر کرتا ہے جن کا ذکر آگے کیا جائے گا۔

عقیدۂ توحید

عقیدۂ توحید کا معنی و مفہوم:

توحید [illegible] اللہ تعالیٰ کی ذات کو ایک ماننا۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک کو کسی کے ساتھ شریک نہ ٹھہرانا۔ [illegible] دینِ اسلام میں [illegible] کوئی بھی شخص دینِ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا۔ عقیدۂ توحید سے

تاریخ: ___/___/___

سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذاتِ مبارک کو ایک ماننا اور تسلیم کرنا ہے
کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ نہ ہی کوئی
اللہ تعالیٰ کا شریک ہے۔

کوئی بھی شخص بغیر کلمہ پڑھے مسلمان نہیں ہو سکتا
اور کلمہ طیبہ کے الفاظ درج ذیل ہیں

لا الہ الااللہ

لا الہ الا اللہ

ترجمہ: "نہیں ہے کوئی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود
نہیں"

عقیدہ توحید کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے
کہ دینِ اسلام میں توحید کو کتنی مرکزی اہمیت حاصل ہے جسکو
دل و جان سے تسلیم کئے بغیر کوئی بھی شخص دینِ اسلام میں
داخل نہیں ہو سکتا۔

توحید کی اقسام:

۱: توحید فی الذات

۲۔ توحید فی الصفات

۳۔ توحید فی الافعال

۱۔ توحید فی الذات: توحید فی الذات سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کی
ذات میں اکیلا ماننا اور تسلیم کرنا۔ صرف زبانی اقرار ضروری
نہیں بلکہ دل سے اس بات کا اعتراف کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے
سوا کوئی معبود نہیں اور وہ اپنی ذات میں اکیلا ہے۔

۲۔ توحید فی الصفات: اللہ تعالیٰ کو اسکی صفات میں یکتا
تسلیم کرنا توحید فی الصفات کہلاتا ہے۔ اس سے مراد اس بات
پر ایمان لانا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کسی اور میں موجود

نہیں ہیں۔ جیسے قرآن پاک میں بھی اللہ تعالیٰ کی صفات کو بیان کیا گیا ہے رحمٰن، رحیم، کریم، غفور ...... وغیرہ

۳۔ **توحید فی الافعال:** اس سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات افعال میں بھی یکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس چیز کا ارادہ کرتا ہے وہ کر دیتے ہیں۔ قرآن پاک میں کئی بار یہ بیان کیا گیا

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

"بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے"

انسانی زندگی میں عقیدہ توحید کی اہمیت

عقیدہ توحید انسانی زندگی میں بہت اہمیت کا حامل ہے۔ دینِ اسلام میں عقیدہ توحید کو مرکزی اہمیت حاصل ہے کوئی بھی شخص دائرہ اسلام میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ عقیدہ توحید پر ایمان نہ لائے گا۔ درج ذیل میں اس کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔

۱۔ **عقیدہ توحید بطور زندگی کا مقصد:**

عقیدہ توحید پر ایمان لانے سے انسان کے دل میں زندگی میں آنے کے مقصد کی سمجھ آتی ہے۔ جب انسان دل سے اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں تو اس کے دل میں یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ اتنی بڑی کائنات کے مالک نے انسان کی تخلیق بغیر کسی وجہ کے نہیں کی ہوگی اس میں انسان کی زندگی گزارنے کا مقصد پوشیدہ ہے۔

۲۔ **عقیدہ توحید کی وجہ سے احتساب کا احساس پیدا ہونا:**

عقیدہ توحید سے انسان کے دل میں احتساب کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ جب انسان کو پتہ ہوتا ہے کہ وہ اس دنیا میں کسی مقصد کے لیے بھیجا گیا ہے اور اسکو واپس لوٹ کر اس دنیا سے جانا ہے تو یہ بات اسے برے کاموں سے روکتی ہے اور اس کے دل میں احتساب کا جذبہ اجاگر کرتی ہے۔

۳. احساسِ اطمینانِ قلب:

عقیدہ توحید سے انسان کے دل میں قلبی سکون کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف رہتا ہے اور وہ نیک کاموں کو کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ جب انسان کو اس چیز کا علم ہو کہ اسکا رب اس کو دیکھنے اور سننے والا ہے تو برے حالات میں یہ چیز اس کے لیے حوصلے کا کام کرتی ہے۔

۴: دنیاوی مال و دولت کے لالچ کا خاتمہ:

عقیدہ توحید انسان کے دل میں مال و دولت اور دنیاوی چیزوں کی رغبت کو ختم کر دیتی ہے۔ انسان کو پتہ ہوتا ہے کہ وہ اس دنیا میں ایک مقصد کے لیے ہے اور مقصد پورا ہونے کے بعد اس نے اس دنیا سے چلے جانا ہے تو یہ بات اس کے دل سے دنیاوی لالچ کو ختم کر دیتی ہے۔

مومن کی زندگی پر عقیدہ توحید کے اثرات

مومن کی زندگی پر عقیدہ توحید بہت موثر اثرات رکھتی ہے جن کا ذکر درج ذیل میں کیا گیا ہے

۱. شجاعت و بہادری کا جذبہ:

عقیدہ توحید مومن کی زندگی میں شجاعت و بہادری

کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔ جب انسان اس بات پر ایمان لاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکا رب اور معبود ہے۔ قدرتی طور پر اس کے دل میں شجاعت اور بہادری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

۲۔ تنگ نظری سے نجات:

جب انسان عقیدۂ توحید کا اعتراف کرتا ہے تو اس کے دل میں تنگ نظری ختم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جب اس بات کا اعتراف کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں تو انسان کی تنگ نظری ختم ہوجاتی ہے اور وہ کشادہ نظر سے ہر پہلو کو دیکھنا اور عمل کرنا شروع کر دیتا ہے۔

۳۔ مساوات کا درس:

انسان کے دل میں عقیدۂ توحید مساوات کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ دین اسلام میں داخل ہونے والا ہر شخص اللہ تعالیٰ کی نظر میں ایک برابر ہوتا ہے۔ فرق صرف تقویٰ کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نظر میں سب مسلمان برابر ہوتے ہیں۔ یہ بات انسان کی عملی زندگی میں بھی بہت کارآمد ثابت ہوتی ہے۔

۴۔ عاجزی کا جذبہ پیدا ہونا:

عقیدۂ توحید انسان کے دل میں عاجزی کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔ انسان جب اس بات کا اعتراف کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی سب سے افضل ہے تو یہ بات انسان کے دل میں عاجزی کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔

۵: اطمینانِ قلب کا جذبہ:

عقیدۂ توحید انسان کے دل میں اطمینان کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔ انسان کے دل میں اس بات کا سکون ہوتا ہے

کہ اس کا ثبات میں ایک اللہ تعالیٰ کی ذات موجود ہے جو ہر چیز پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ اور جب زندگی میں انسان بُرے حالات سے گزرتا ہے تو یہ بات اسے بہت سکون دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات موجود ہے۔

۹۔ پُر امید زندگی بسر کرنا:

عقیدہ توحید پر ایمان لانے سے انسان کے اندر ہر وقت کا جذبہ قائم رکھتا ہے۔ انسان زندگی کے جتنے بھی مشکل حالات سے کیوں نہ گزر رہا ہو وہ پُر امید رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر وقت اس پر نظر رکھے ہوئی ہے اور یہ بات انسان کو طبعی دلی سکون دیتی ہے اور انسان کو بُرے حالات میں ڈٹے رہنے کا جذبہ دیتی ہے۔

خلاصہ:

دین اسلام چونکہ مکمل ضابطہ حیات ہے۔ دینِ اسلام کا ایک ایک رکن، ایک ایک جزو انسان کی زندگی میں نمایاں کردار ادا کرتا۔ عقیدہ توحید انسان کی زندگی پر بہت گہرے اثرات مرتب کرتا ہے جیسے کہ بیان کیا جا چکا ہے۔ بلکہ انسان کی انفرادی، اجتماعی، سیاسی اور معاشی زندگی کے ہر پہلوؤں میں بھی نمایاں کردار ادا کرتا ہے۔

سوال نمبر - ۳

اسلام میں صوم (روزہ) کے فلسفے پر تفصیل سے بحث کریں۔ اس کے سماجی، اخلاقی اور روحانی اثرات کا تجزیہ کریں؟

دین اسلام کا ایک سب سے اہم رکن صوم یعنی روزہ ہے جو دین

اسلام میں رمضان کے مہینے کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ روزہ کو روحانی، اخلاقی اور جسمانی عبادت بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ روزہ ان سب کا مجموعی عبادت ہے۔ روزہ انسان کی اخلاقی معاشی اور روحانی پہلوؤں پر بہت گہرے اثرات مرتب کرتا ہے جن کو درج ذیل میں بیان کیا جائے گا۔

روزہ (صوم)

روزہ کا معنی و مفہوم:

روزہ سے مراد طلوع آفتاب سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے کی چیزوں سے پرہیز کرنا۔ دین اسلام کا سب سے اہم رکن روزہ ہے۔ روزہ رمضان کے مہینے میں رکھے جاتے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

"اے ایمان والو! تم پر رمضان کے روزے فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے قوموں پر فرض کر دیئے گئے تھے"

اس سے ہمیں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ روزہ کتنی اہمیت کا حامل ہے جس طرح عقیدۂ توحید و رسالت اور نماز و حج کو دین اسلام میں اہمیت حاصل ہے اسی طرح روزہ بھی اہمیت کا حامل ہے۔

دینِ اسلام میں روزے کا فلسفہ

دنیا کے جتنے بھی مذاہب ہیں ان میں کہیں بھی اس طرح کی عبادت کا ذکر نہیں ہے۔ یہ امتیاز صرف دین اسلام کو ہی حاصل ہے کیونکہ کسی مذہب سے مشابہت نہیں رکھتا ہے۔ اسی طرح دین اسلام میں روزہ بطور دینِ اسلام کا رکن رکھنے کے پیچھے ایک بہت بڑا فلسفہ موجود ہے۔ روزہ بظاہر

صرف بھوکی عبادت کے طور پر نظر آتا ہے۔ دراصل اس کے برعکس ایک مکمل فلسفہ پوشیدہ ہے۔ دراصل روزہ کا حکم تمام مسلمان کی بخشش کا ذریعہ ہے۔ انسان پورا سال دنیا کی رنگینیوں میں کھو کر اپنے رب اور اس دنیا میں آنے کے مقصد کو بھلا دیتا ہے۔ لیکن رمضان المبارک کا مقصد صرف مسلمانوں کے لیے بخشش کا ذریعہ ہوتا ہے۔ جو کہ مسلمانوں کے دل میں دین اسلام کے جذبات کو دوبارہ تروتازہ کرنے کے لیے ہوتا ہے۔

جب انسان روزے کی حالت میں ہوتا ہے تو وہ گناہوں سے بھی بچا رہتا ہے۔ روزہ انسان کے اندر احساس رحم دلی کا جذبہ پیدا کرتا ہے پورا دن جب انسان بھوکا پیاسا اپنے رب کی حکم کی بجاآوری کے لیے رہتا ہے تو اس کے دل میں سکونِ قلب اور اللہ تعالیٰ سے محبت کا جذبہ بڑھتا ہے۔ روزہ مسلمان کے روحانی، اخلاقی اور معاشی پہلوؤں پر بہت گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔

روزہ کے انسان کی سماجی زندگی پر اثرات

روزہ انسان کی سماجی زندگی پر بہت گہرے اثرات مرتب کرتا ہے جن کو درج ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

۱۔ اخوت کا جذبہ

روزہ انسان کے دل میں اخوت کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ جب پوری اُمت مسلمہ کے مسلمان ایک مقرر کردہ وقت میں روزے کا فرض ادا کرتے ہیں تو یہ دنیا بھر کے لوگوں کے لیے بہترین مثال قائم کرتا ہے۔

۲. عاجزی کا جذبہ:

روزہ انسان کے اندر عاجزی کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ جب پوری دنیا کے مسلمان خواہ وہ گورا ہو یا کالا امیر ہو یا غریب سب ایک وقت میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابندی کرتے ہیں تو یہ چیز انسان کے دل میں عاجزی کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔

۳. مساوات کا جذبہ:

روزہ مسلمان کے دل میں مساوات کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ پوری دنیا کے مسلمان جب اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق روزے کا فرض ادا کرتے ہیں تو یہ بات انسان کے دل میں مساوات یعنی برابری کے جذبات کو ابھارتی ہے۔

۴. غریب لوگوں کے لئے احساس ذمہ داری کا جذبہ:

جب لوگ روزے کی ادائیگی کرتے ہیں تو ان کو غریب لوگوں کے لیے احساس کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ یہ بات ان کے دل میں غریبوں کے لیے احساس ذمہ داری پیدا کرتی ہے اور غریبوں کی مدد کرنے کا جذبہ ان کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔

روزے کے انسان کی اخلاقیات پر اثرات

روزہ انسان کے اخلاق پر بھی بہت گہرے اثرات مرتب کرتا ہے جن کو درج ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

۱. گناہوں سے دوری:

روزہ صرف انسان کو بھوکا پیاسا رکھنے کا نام نہیں بلکہ یہ انسان کی اخلاقیات پر بھی بہت مؤثر اثرات مرتب کرتا ہے۔ روزے کی حالت میں انسان جب گناہوں سے دور رہنے کی کوشش کرتا ہے تو یہ اس کی اخلاقیات کو مؤثر طریقے سے قائل کرتی ہے۔

جس کی وجہ سے انسان گناہوں سے دور رہتا ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کی محبت:

روزہ انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کے جذبے کو تروتازہ کرتا ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے تمام گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہے تو اس سے اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے۔

۳۔ ایمان کا تازہ ہونا:

جب پورے سال انسان دنیا کی رنگینیوں میں کھو کر اللہ تعالیٰ کے احکامات کو بھلا چکا ہوتا ہے تو رمضان المبارک کا مقصد مہینہ مسلمانوں کے لیے اپنے ایمان کو تازہ کرنے کا ذریعہ بن جاتا ہے جس میں وہ اپنے دین اسلام کے بھولے ہوئے سبق کو دوبارہ تازہ کرتے ہیں اور ان کا ایمان تازہ ہوتا ہے۔

روزے کے انسان کے روحانی اثرات

روزہ انسان کے سماجی اور اخلاقی پہلوؤں کے ساتھ ساتھ انسان کے روحانی پہلوؤں پر بھی گہرے اثرات مرتب کرتا ہے جن کو درج ذیل میں بیان کیا گیا ہے

۱۔ اطمینانِ قلب:

روزہ انسان کے اندر اطمینانِ قلب کا جذبہ پیدا کرتا ہے روزہ رکھنے سے کیونکہ وہ سارا دن نیکی کے کاموں کی طرف متوجہ رہتا ہے اور برائی کے کاموں سے دور رہنے کی کوشش کرتا ہے تو یہ چیز اس کے دل میں اطمینانِ قلب پیدا کرتی ہے

۲۔ روحانی سکون کا ذریعہ:

مسلمان چونکہ کلمہ گو ہونے کی وجہ سے ان کی روح

تاریخ: ___/___/___

اس وقت تک قرار نہیں پاتی جب تک کہ وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگ کر نیکی کی طرف نہ رجوع کرلے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان جب گناہوں سے کنارہ ہو کر اپنے رب کے حکم کی تعمیل کرتا ہے تو اس کی روح کو سکون حاصل ہوتی ہے

۳۔ انسانیت کے لیے محبت کا جذبہ:

روزہ چونکہ ایسی عبادت ہے جو انسان کے دل میں انسانیت کے لیے محبت کے جذبے کو فروغ دیتی ہے۔ جب ساری دنیا کے مسلمان ایک وقت میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی پیروی کرتے ہیں تو یہ احساس اس کے دل میں انسانیت کے لیے محبت کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔

خلاصہ:

مندرجہ بالا بیان کردہ گزارشات سے نکات سے اس بات کی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ دین اسلام میں روزہ کو کس قدر مرکزی اہمیت حاصل ہے۔ روزہ انسان کی نہ صرف انفرادی زندگی میں مؤثر اور گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔ بلکہ روزہ ایک فلسفے کی بنیاد ہے۔ جو کہ انسان کی معاشی، اخلاقی اور روحانی زندگی کے پہلوؤں پر بھی بہت گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔

سوال نمبر

اسلام میں خواتین کے مقام اور کردار پر بحث کریں۔ اسلام زندگی کے مختلف شعبوں میں ان کے حقوق کو کیسے یقینی بناتا ہے؟ وضاحت کریں۔

تاریخ: ___/___/___

دینِ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ دینِ اسلام زندگی
کے ہر پہلو میں مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے
کہ دینِ اسلام میں عورتوں کو بہت زیادہ حقوق حاصل ہیں۔
جب زمانہ جاہلیت میں لوگ عورتوں کو زندہ درگور کرتے تھے
تو یہ دینِ اسلام کا ہی کارنامہ تھا کہ جس نے عورت کے مقام
کو بیان کیا اور ان کے احترام کا حق دیا ان کے حقوق کو بیان
کیا اور زندگی کے ہر پہلو میں عورتوں کے کردار کو سراہا۔

دینِ اسلام میں عورت کا مقام

دینِ اسلام وہ واحد دین کا دل ہے جس نے عورتوں کو حقوق
دیئے۔ جس نے عورت کے مقام کو بیان کیا۔ ورنہ دورِ جاہلیت
میں عورتوں کو صرف معیوب اور کھیلنے کی چیز سمجھا جاتا تھا۔ اور
اسلام کے علاوہ جتنے بھی مذاہب ہیں ان میں سے کسی میں
بھی عورت کو وہ مقام و مرتبہ نہیں دیا جو دینِ اسلام نے عورت
کو عطا کیا ہے۔ قدیم معاشرے میں لڑکی پیدا ہوتے ہی اس کو
زمین میں درگور کر دیا جاتا تھا۔ ان کے ساتھ بہت برا سلوک کیا
جاتا تھا۔ یہودی عورت کو مجذوب سمجھتے تھے۔ عیسائی دین میں
بھی عورت کو گناہ کا فرزند سمجھا جاتا تھا۔

دینِ اسلام وہ واحد دین کا دل ہے جس نے عورت کو
عزت بخشی اس کے مقام اور اہمیت کو واضح کیا ہے۔ دینِ
اسلام نے عورت کو ہر روپ میں خواہ وہ ماں ہو بیٹی
ہو بیوی ہو یا بہن ہو ہر روپ میں عزت اور احترام
کی نگاہ سے دیکھا ہے۔

دینِ اسلام میں عورت کا کردار

CamScanner

دینِ اسلام عورت کے کردار پر بہت زور دیتا ہے۔ بے شک وہ ماں کے روپ میں عورت کا کردار ہے۔ بیٹی، بہن یا بیوی ہر پہلو میں عورت کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

دینِ اسلام میں عورت کا کردار بطور ماں:

دینِ اسلام میں عورت کو بطور ماں بہت عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے

"ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔"

اس سے اس بات کی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ ماں عورت بطور ماں کس قدر احترام اور عزت سے دیکھا جاتا ہے۔

دینِ اسلام میں عورت کا کردار بطور بیٹی:

دینِ اسلام میں بیٹیوں کو بھی بہت عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اس کی واضح دلیل ہمیں آپ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ سے ملتی ہے کہ جب بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی خدمت میں تشریف لاتیں تھیں تو آپ ﷺ ان کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے اور ان کے لیے اپنی چادر بچھاتے تھے۔ اس سے عورت کی عزت اور احترام واضح ہوتا ہے کہ عورت عزت کرنے قابل ہے۔

دینِ اسلام میں عورت کا کردار بطور بیوی:

دینِ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ جو کہ عورتوں کی عزت اور احترام کرنے کا درس دیتا ہے۔ قرآن پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے

"عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔"

اس بات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جو زمانہ قدیم میں شوہر اپنی بیویوں کو ظلم کا نشانہ بناتے تھے اسلام اس کی نفی کرتا ہے۔

زندگی کے مختلف شعبوں میں عورتوں کے حقوق:

دینِ اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے۔ دینِ اسلام زندگی کے مختلف شعبوں میں عورتوں کے حقوق کو یقینی بناتا ہے جو کہ درج ذیل میں بیان کئے گئے ہیں۔

۱۔ وراثت میں حق:

دینِ اسلام ہی وہ واحد دین کا حامل ہے جو عورتوں کے حقوق کو زندگی کے ہر پہلو میں یقینی بنانا چاہیے۔ اس کی واضح مثال قرآن پاک ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو وراثت میں حصہ دار قرار دیا ہے۔ دنیا کے کسی مذہب میں بھی ایسا کوئی قانون نہیں ہے جو کہ عورت کو یہ حقوق فراہم ہو سکے۔ یہ امتیازی خصوصیت صرف دینِ اسلام کو ہی حاصل ہے۔

عورت کا بطور بیٹی بھی وراثت میں حق ہوتا ہے۔ اور عورت کا بطور ماں، بہن اور بیوی بھی وراثت میں حق ہوتا ہے۔

۲۔ نان نفقہ کا حق:

دینِ اسلام کی یہ خوبصورتی ہے کہ اس نے عورتوں کے ذمہ گھر کی کفالت نہیں لگائی بلکہ یہ فرض مرد پر عائد کیا کہ مرد گھر کی کفالت کرے گا اور اس میں سے عورت کے لئے بھی نان نفقہ رکھا گیا۔

۳۔ برابری کا حق:

دینِ اسلام میں مرد عورت کو کوئی برتری حاصل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نظر میں تمام مرد اور عورت ایک

جس میں کسی کو کسی پر برتری حاصل نہیں ہے۔ اگر برتری حاصل ہے تو وہ صرف تقویٰ کی بنیاد پر حاصل ہے۔

۴۔ تعلیم حاصل کرنے کا حق:

دینِ اسلام وہ واحد دین ہے جس نے عورت کی تعلیم و تربیت پر زور دیا ہے۔ کیونکہ جب ایک مرد تعلیم حاصل کرتا ہے تو وہ صرف اس تک محدود رہتا ہے لیکن جب ایک عورت تعلیم حاصل کرتی ہے تو وہ سات نسلوں تک منتقل ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ دینِ اسلام عورتوں کی تعلیم پر زور دیتا ہے۔

خلاصہ:

دینِ اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے۔ جو کہ عورتوں کے حقوق پر زور دیتا ہے۔ دینِ اسلام ہی وہ واحد دین ہے جس نے عورتوں کے حقوق کو بیان کیا اور انہیں عزت و تعظیم سے نوازا۔ دورِ جاہلیت میں عورتوں کو صرف ظلم اور شفقت زدہ کا نشانہ بنایا جاتا تھا۔ لیکن دینِ اسلام کے آتے ہی عورت کے کردار اور مقام کو واضح کیا گیا۔ اور اسلام ہی وہ دین ہے جس نے زندگی کے مختلف شعبوں میں عورتوں کے حقوق کو یقینی بنایا۔

سوال نمبر ۶

اسلام میں اجماع کے تصور اور اس کے اصولوں کو واضح کریں۔ شریعت کے قانونی ماخذ میں اس کی کیا اہمیت واضح کریں۔ وضاحت کریں۔

تاریخ: ___/___/___

اجماع دینِ اسلام میں ایک ایسا لائحہ عمل ہے جو کہ جدید دور کے مسائل کے حل کے لیے کیا جاتا ہے۔ اجماع سے مراد مختلف علماء پر رائے دینا ہے۔ جن مسائل کا حل قرآن و سنت کی روشنی سے نہیں ملتا ان کے حل کے لیے اجماع کیا جاتا ہے۔

Incomplete answer